ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳۰ ماہ وفا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت زکام اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

قادیان ۳۰ ماہ وفا ۔ مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل نے آج سے قرآن کریم کا درس مسجد اقصےٰ میں بعد نماز ظہر شروع کیا۔

یکم اگست سے تعلیم القرآن کلاس کی پڑھائی شروع ہو جائے گی ۔ باہر سے نمائندگان آنے شروع ہو گئے ہیں۔

جلد ۳۴ | ۳۱ ماہ وفا ۱۳۲۵ ھش | ۲ رمضان ۱۳۶۵ھ | ۳۱ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۸

احمدی مبلغین افریقہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ؎ عیب نماید ہنرش در نظر

از مکرم جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ انچارج نائیجیریا مغربی افریقہ

"الفضل" ۱۵ اپریل کے پرچہ میں مکرم ایڈیٹر صاحب کا ایک مضمون "افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کی صریح غلط بیانی" کے عنوان سے درج ہے ۔ جو جواب مولوی صاحب کی غلط بیانی کا جناب ایڈیٹر صاحب مکرم نے دیا ہے وہ بہت خوب ہے ۔ لیکن میں چونکہ ان مبلغوں میں سے ایک ہوں ۔ جو اس میدان میں کام کر رہے ہیں ۔ اس لئے میں نے چاہا کہ میں بھی چند سطریں اس بارہ میں لکھ دوں میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ میں ۲۳ برس کام کیا ہے ۔ اور اس لحاظ سے میں اس وقت افریقہ میں کام کرنے والے جملہ مبلغین سے سینئر ہوں ۔ اور مغربی افریقہ کے تین بڑے ملکوں یعنی گولڈ کوسٹ ۔ نائیجیریا اور سیرالیون میں بطور انچارج مبلغ کے کام کر چکا ہوں اس لئے میں جو کچھ لکھوں گا ۔ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح فرضی اور ظنی بات نہ ہوگی بلکہ آپ بیتی ہے ۔ دنیا میں باتیں دو طرح سے کی جاتی ہیں ۔ اول مشاہدہ کی بناء پر ۔ دوسرے شنیدگی بناء پر ۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب مغربی افریقہ میں کبھی تشریف تو لائے نہیں کہ انہوں نے یہ بات مشاہدہ کی بناء پر لکھدی ہو ۔ اور یہی کوئی ہندوستانی دسوائے چند سندھی تاجروں کے جو پیسہ کمانے کے لئے یہاں آتے ۔ اور اس میں منہمک رہتے ہیں ۔) یہاں نہیں آتا کہ کسی نے یہاں سے بذریعہ تحریر ان کو اطلاع دی ہو ۔ اس لئے سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے ۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے پیشرو عدوان انبیاء کے نقش قدم پر چل کر حسداً من عند انفسہم کے طور پر یہ بات کہہ دی ہے

مولوی صاحب کو معلوم ہو کہ اس ملک میں ان سے کم عالم نہیں ہیں ۔ بعض عالم ایسے بھی ان ممالک میں پائے جاتے ہیں جو مولوی صاحب کو پڑھا سکتے ہیں ۔ پس وہ یہ نہ سمجھیں کہ افریقہ محض حبشیوں نیم برہنہ لوگوں اور جاہلوں سے بھرا پڑا ہے ۔ اور ہم انہیں دھوکا دے رہے ہیں بیرونی دنیا میں یہ بالکل غلط خیال پھیلا ہوا ہے ۔ کہ افریقہ کے لوگ ننگے پھرتے یا زیادہ سے زیادہ شرم گاہوں پر چھوٹا سا کپڑا ڈال لیتے ہیں ۔ یا درختوں کے پتوں یا جانوروں کی کھالوں سے اپنے آپ کو ڈھانکے پھرتے ہیں ۔ بے شک ایسے بھی ہیں ۔ مگر شہروں اور تہذیب کے مرکزوں سے سینکڑوں میل دور ۔ اور کیا ہندوستان میں ایسے لوگ نہیں ۔ یا کیا دیگر مہذب ممالک میں ایسے لوگ نہیں ملتے ۔ پس یہ نظریہ اس علاقہ کے لوگوں کے متعلق بالکل غلط ہے ۔ یہاں ایسے بھی لوگ پائے جاتے ہیں کہ جب سفر کی سہولتیں تھیں شب عروس پیرس میں جا کر مناتے تھے ۔ اور جو اپنے کپڑے پیرس وغیرہ میں دھلنے کے لئے بھیجتے تھے اور فرانس کے چشموں کا پانی جو بوتلوں میں بند ہوتا ہے پیتے تھے دوسرا پانی پیتے ہی نہ تھے ۔ پھر یہاں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جن کے لباس ہمارے ہاں کے راجوں اور نوابوں کے لباسوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتے ۔ پھر ایسے لوگ بھی یہاں پائے جاتے ہیں ۔ جو دن میں کئی کئی بار اپنی پوشاک بدلتے ہیں ۔ پس یہ خیال کر لینا کہ یہاں پر تمام لوگ محض کسی درخت یا پودے کی جڑوں پر ہی اپنی گزران کرتے ہیں غلط محض ہے ۔ یہاں ایسے ایسے لوگ ہیں کہ جن کے لئے یورپ سے تازہ بتازہ سامان خورد و نوش آتا ہے ۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب ذرا ہوش میں آئیں ۔ اور قیاسات کی دنیا سے نکل کر واقعات کی دنیا میں قدم رکھیں تا انہیں حقیقت معلوم ہو ۔

ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عقائد کو کبھی نہیں چھپایا ۔ ہم صرف زبانی ہی باتیں نہیں کرتے بلکہ رسالے اور کتابیں بھی چھاپتے ہیں اور اخبارات میں بھی لکھتے ہیں ۔ آپ ہمارے شائع شدہ مضامین کو پڑھ کر اپنی تسلی کر لیں ۔ کہ ہم کس دھڑلے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش کرتے ہیں اور بطور نبی کے پیش کرتے ہیں ۔ صرف "چپکے سے" نہیں کہدیتے کہ "ہمارا ایک پیر تھا ۔ جس کا نام غلام احمد (علیہ السلام) تھا ۔ اس کی وجہ سے ہم احمدی کہلاتے ہیں ۔" ہم ان کو کھول کر بتاتے ہیں کہ "ہمارا ایک پیر تھا جسے خدا نے اس زمانہ کی اصلاح کے واسطے نبی بنا کر بھیجا ۔ اور ان کو نہ ماننے والا ایسا ہے جیسا کسی اور نبی کو نہ ماننے والا ۔" ہم ان لوگوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے ۔ ان کے جنازے نہیں پڑھتے ان سے رشتے ناطے نہیں کرتے ۔ (ابھی پچھلے مہینہ میں ہم نے ایک شخص کو جماعت سے اس لئے خارج کیا ہے کہ اس نے کسی مجبوری کی وجہ سے اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو دے دی تھی) ہم ان کو کھول کر بتاتے ہیں ۔ کہ یہ وہ زمانہ ہے ۔ جس کے متعلق ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء اور پھر ہم جناب کا اور جناب کے پیشرو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ذکر بھی انکو سناتے اور تمام حالات سے آگاہ کرتے ہیں میرا تو طریق ہی یہی ہے کہ پبلک لیکچر (جو کہ ہم ہفتہ میں کم از کم دو بار دیتے ہیں)

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کی

کی ابتداء ہی اسی طرح کرتا ہوں۔ کہ "سب تعریف اور حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جس نے انسان کو نیست سے ہست کیا۔ اور اس کی خاطر اس قدر چیزیں آسمان پر اور جوّ میں اور زمین پر اور سمندروں کی تہ میں پیدا کیں اور اسکی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں۔ اس کے انبیاء پر جنہیں اس نے اپنی مخلوق کی راہنمائی کے واسطے وقتاً فوقتاً دنیا میں بھیجا۔ بالخصوص ان سب کے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کہ آپ نے ایسے وقت میں ظہور فرمایا جبکہ دنیا ظلمت کے نہایت گہرے گڑھے میں گر چکی تھی۔ اور آپ کو اسے راہ راست پر لانے کے لئے بہت محنت کرنی پڑی۔ اور سلام ہو اس زمانہ کے رسول احمد (علیہ السلام) بانی سلسلہ احمدیہ پر بھی کہ آپ بھی ایسے زمانہ میں تشریف لائے۔ کہ دنیا مادیت کے گہرے سمندر میں غرق تھی۔ اور آپ نے شب و روز کی محنت شاقہ اور دعاؤں اور خدا کے حضور گریہ وزاری کے ذریعہ ان کو اس گڑھے سے نکالا۔" تو میرے ہر لیکچر کی ابتدا بلا استثناء اسی طرح ہوتی ہے۔ اور انتہا اس طرح کہ حضور فرماتے ہیں کہ جو مجھے نہیں مانے گا۔ وہ کاٹا جائیگا۔ خواہ وہ بادشاہ ہو یا غریب۔ عالم ہو یا جاہل۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ کہ کیا یہ "چپکے سے کہہ دینا ہے۔ کہ "ہمارا ایک پیر تھا ــــ اور کوئی زیادہ بات نہیں۔" یا فاصدع بما تؤمر کی پوری تعمیل۔ کاش دنیا حسد کی آگ میں جلنے اور فضول باتیں کرنے سے باز وہ سکے۔ اور لوگ وہی بات کریں جو فائدہ مند اور سچی ہو۔ ورنہ زبان کو قطعی طور پر بند رکھیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خان بہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر

خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب کی وفات کی خبر احباب پڑھ چکے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ میری سب سے پہلی ملاقات مرحوم سے اس وقت ہوئی۔ جب میں پہلی بار سماٹرا سے واپس آیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے ہر فعل اور قول سے خاکساری مگر اس کے ساتھ ہی روشن دماغی ٹپکتی تھی۔ اور آپ اس قدر مدارات سے پیش آئے۔ کہ میں خود شرمندگی محسوس کرنے لگا۔ ایک دفعہ فرمانے لگے۔ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری تبلیغ کو کامیاب بنائے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ایک دفعہ احمدیت کی تبلیغ پورے اہتمام سے تمام بنگال میں کی جائے۔ تاکہ عوام اس تحریک سے واقف ہو جائیں اور بڑے بڑے لوگوں کو خاص طور پر بذریعہ خطوط احمدیت کی شان سے واقف کیا جائے۔

یہ باتیں کرتے وقت میں آپ کے الفاظ میں آواز میں اور دوسری حرکات میں جرأت اور ایمان کی شعاعیں محسوس کر رہا تھا۔ جب میں اب کے سماٹرا سے واپس آیا۔ تو آپ قادیان میں بیمار پڑے تھے۔ اور چل پھر نہ سکتے تھے۔ میں ایک دن عیادت کے لئے گیا۔ گفتگو کے دوران میں فرمانے لگے۔ آپ لوگ (مبلغین) بڑے مبارک لوگ ہیں۔ کیونکہ جیسا فرانس کو دنیاوی لحاظ سے ایک بہادر جرنیل نپولین میسر آیا۔ ویسا ہی اب آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک روحانی جرنیل جو نپولین سے بہت زیادہ بہادر ہے۔ عطا فرمایا ہے۔

پھر فرمانے لگے۔ کہ بظاہر صحت کی امید نہیں۔ اور یہ خیال کر کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جدا ہو جاؤنگا۔ دل کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر پھر یہ خیال کر کے کہ اگلے جہان میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ابوبکر رضؓ اور نور الدین رضؓ جیسے صحابہ موجود ہیں۔ یہ تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ آپ کے اخلاص و ایمان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے آپ کو "قطعہ خاص" میں جگہ عطا فرمائی۔ آپ بہتوں کے لئے نمونہ تھے۔ اور پیچھے آ کر بہتوں سے آگے بڑھ گئے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی آپ پر بہت بہت برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں۔

خاکسار محمد صادق (مبلغ سماٹرا) قادیان

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) حافظ احمد دین صاحب ڈنگہ ضلع گجرات سخت بیمار ہیں۔ (۲) فضل حق صاحب و سید محمد شفیع صاحب قیام پور ضلع گوجرانوالہ اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۳) ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس گڑیانوالہ درد گردہ سے بیمار ہیں۔ (۴) مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی تاحال بیمار ہیں۔ (۵) چودھری محمد عظیم صاحب باجوہ کے مقدمات کی پیشی اگست کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔ باعزت کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۶) محمد عثمان صاحب ریاست نابھ کے خلاف مخالفین کی طرف سے ایک جھوٹا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ باعزت کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۷) چوہدری شمشاد احمد صاحب عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی کو نسبتاً آرام ہے۔ (۸) ڈاکٹر محمد احمد صاحب بسلسلہ ملازمت ایبے سینیا روانہ ہو گئے ہیں۔ بخیریت پہنچنے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۹) علی محمد صاحب گلاب گڑھ کی ہمشیرہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں (۱۰) محمد صادق صاحب فاروقی کا لڑکا محمد اسلم بیمار ہے۔ (۱۱) کیپٹن محمد یوسف صاحب نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت (۱) مکرم غلام محمد صاحب ثالث کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ مولا کریم مولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز عطا فرمائے۔ اس خوشی میں آپ نے چھ ماہ کے لئے ایک دوست کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (۲) صوبیدار حمید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ مولودہ کا نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ الباسط تجویز فرمایا ہے۔ اسی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ مبارک کرے

دعائے نعم البدل عبدالجلیل صاحب فیضی حیدرآباد دکن کی پوتی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

دعائے مغفرت (۱) اقبال حسین صاحب مختار عدالت بھاگلپور ۷۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ (۲) محترمہ فاطمہ صاحبہ بنت میاں محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں ۲۸ر جون کو اچانک چند گھنٹے کی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ (۳) ملک مبارک علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ ۲۱/۷/۴۶ کو وفات پا گئے۔ (۴) میرے عزیز ملک محمد حنیف صاحب ملازم پولیس گورو ہرسہائے ضلع فیروزپور کی لڑکی بشریٰ بیگم عمر دس سال اور ان کی اہلیہ مشتاق بیگم صاحبہ چند روز ہوئے ایک ہی دن بعارضہ ہیضہ آناً فاناً انتقال کر گئیں۔ مرحومہ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ وہاں کوئی احمدی جنازہ پڑھنے والا نہ تھا۔ غیر احمدیوں نے ہی جنازہ پڑھا احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد خورشید اوورسیر مغلپورہ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

شکریہ احباب اور درخواست دعا میرے لڑکے میاں محمد لطیف فلائٹ لیفٹیننٹ کی تین سال کے بعد بخیریت واپسی پر بہت سے بزرگان و احباب جماعت نے بہت سے مبارکباد کے خطوط لکھے اور پیغام بھیجے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً ہر ایک کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان سب بزرگان و احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوا عرض کرتا ہوں۔ کہ عزیز موصوف کے مستقبل کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شریف ای۔ اے۔ سی پنشنر۔

ضرورت پتہ ۔ مرزا عبدالمنان جو کہ پہلے قادیان میں دیہاتی مدرسین کی کلاس میں داخل ہوئے تھے۔ اور پھر مغلپورہ ورکشاپ میں ملازم ہو گئے تھے۔ اس اعلان کو دیکھ کر مجھے اپنے پتے سے اطلاع دیویں۔ یا کسی دوسرے دوست کو ان کا پتہ ہو۔ کہ وہ آج کل کہاں ہیں۔ تو اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ ملک نادر خاں۔ پی۔ سی۔ ایس۔ محلہ دارالعلوم

ذکرِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

روایات شیخ غلام حسنین صاحب نئی دہلی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

یہ عاجز پیدائشی احمدی ہے۔ خاکسار کے والد بزرگوار حضرت مولوی قمر الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دادا صاحب حضرت منشی محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت منشی احمد جان صاحبؓ علیہ الرحمت کے مریدین میں داخل تھے۔ شروع ایام میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقۂ بیعت میں داخل ہو گئے تھے۔ چنانچہ دونوں بزرگوار ۳۱۳ اصحاب کی فہرست میں داخل ہیں۔ اس عاجز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلے زیارت ۱۹۰۵ء میں ہوئی۔ جبکہ حضرت اقدس نے دہلی سے واپس تشریف لاتے ہوئے دو روز لدھیانہ میں قیام فرمایا۔ انہی ایام میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ عاجز ان دنوں اپنے وطن لدھیانہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قیام کی خبر لدھیانہ میں بجلی کی طرح پھیل گئی۔ اور تمام ہندو، مسلمان، عیسائی اور سکھ بوڑھے بچے اور جوانوں کی زبان پر یہی چرچا تھا۔ کہ مرزا صاحب کی تقریر ضرور سننی ہے۔ مگر مسلمان مولویوں کی طرف سے بہت مخالفت تھی۔ کہ کوئی جلسہ میں نہ جائے۔ اور نہ کوئی لیکچر سنے مگر عوام نے ان باتوں کی کوئی پروا نہیں کی۔ اسٹیشن لدھیانہ پر ہزاروں انسانوں کا ہجوم دو گھنٹہ پہلے سے جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ جس میں سب مذاہب کے لوگ شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کے احباب کی مسرت کی انتہاء نہ تھی۔ حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مبلغ ایران) جو کہ ان دنوں لدھیانہ میں ہی تھے۔ خاکسار بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ ہم دونوں ریلوے سٹیشن کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک ریل کی سیٹی کی آواز آئی۔ حضرت شہزادہ صاحب بے تحاشہ دوڑ پڑے۔ خاکسار بھی دوڑنے میں شامل ہو گیا۔ اس سے قبل میں نے حضرت شہزادہ صاحب کو کبھی دوڑتے نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ بعد میں کبھی دیکھا۔ اسٹیشن پہنچنے پر معلوم ہوا کہ گاڑی میں ابھی دیر ہے۔ وہ سیٹی کچھ اور تھی۔ اسٹیشن لدھیانہ کے باہر وسیع میدان ان دنوں میں تھا۔ جو کہ تمام ہجوم سے بھرا ہوا تھا۔ اور لوگ زیارت کے لئے بے تاب تھے۔ اور پلیٹ فارم کے لئے ٹوٹے پڑتے تھے۔ اتنے میں گاڑی کوئی دس بجے صبح پہنچ گئی۔ مشتاقان زیارت ٹوٹے پڑتے تھے۔ جونہی حضرت اقدس کے نورانی چہرہ پر نظر پڑی۔ احباب جماعت کے دل خوشی سے لبریز ہو گئے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور کے ہمرکاب تھے۔ اتنے میں ڈبہ کے گاڑی سے الگ کئے جانے کا انتظام ہوا۔ اور اسے الگ کر کے یارڈ میں لے جایا گیا مشتاقان دیدار کا ہجوم ساتھ ہی ساتھ چلتا گیا۔ گاڑی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب و حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ اس وقت سب نوجوانی کی حالت میں تھے سب کے سب باہر ہجوم کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی عجیب رونق نظر آ رہی تھی۔ صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم بھی ساتھ تھے۔ جن کی عمر اس وقت سات آٹھ سال کے درمیان تھی۔

(۲)

جماعت لدھیانہ نے سواریوں اور اسباب کے واسطے گاڑیوں کا انتظام کر رکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے دو گھوڑے کی نفیس لینڈو اور دیگر احباب کے واسطے بھی روسا شہر کی بہترین گاڑیاں حاصل کر رکھی تھیں۔ حضور علیہ السلام کو ہجوم میں سے گزرتے ہوئے اور گاڑیوں میں سوار ہونے تک تقریباً ایک گھنٹہ لگا۔ کیونکہ ہزارہا انسانوں کا مجمع تھا۔ اور سب زیارت کے واسطے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ احباب جماعت جو کہ پٹیالہ، نابھہ، کپورتھلہ، انبالہ، جیند، جالندھر، مالیرکوٹلہ، دہلی، انبالہ وغیرہ وغیرہ دور دراز مقامات سے آئے ہوئے تھے۔ سب حضرت اقدس اور دیگر معزز مہمانوں کو حلقے میں لئے ہوئے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ حضور علیہ السلام، حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی و صاحبزادگان والا تبار و دیگر ہمراہیان سفر کو سوار کرانے کے بعد لینڈو پر رونق افروز ہوئے۔

غرضیکہ سب قافلہ ایک جلوس کی صورت میں قیام گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ خلقت ہزارہا کی تعداد میں ساتھ ساتھ بھاگی جا رہی تھی۔ اور راستے میں بھی سب لوگ دکانوں اور مکانوں پر حضور کی زیارت کے واسطے کھڑے تھے۔ قیامگاہ نہال اینڈ سنز کی عالی شان کوٹھی تھی۔ جو کہ سڑک اعظم پر واقع ہے۔ اور احمدیہ مسجد کے بالکل سامنے ہے۔ دو تین اور کوٹھیاں جو کہ متصل ہی واقع ہیں۔ دیگر معزز مہمانوں کے لئے حاصل کی گئیں تھیں ہمراہیان اور معزز مہمانوں میں مولوی سید محمد احسن صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ خلیفہ رجب دین صاحب ساکن لاہور۔ دیگر سینکڑوں مہمان قریب کی جماعتوں کے تھے۔ ایسا ہی دور دراز مقامات کے احباب بھی تھے۔ چنانچہ ایک احمدی دوست عرب صاحب جن کا نام اس وقت مجھے یاد نہیں آرہا تاجر زگون بھی تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے

آج سے باون سال قبل کا غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ شیخ ابراہیم صاحب مرحوم کے جواب میں حضور انور نے پیر سراج الحق صاحب نعمانی سے لکھوا کر بھجوایا تھا۔ یہ مضمون ڈاکخانہ کے پرانے طرز کے چھوٹے سائز کے ایک کارڈ پر مرقوم ہے۔ اصل کارڈ مکتوب الیہ کے فرزند سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ خاکسار: فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی

حضرت امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمہارا اضطراب نامہ پہنچا۔ تم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات پُر از تکالیف دیکھو کہ ان پر کیا گزری۔ مال علیحدہ رہا۔ جان کی بھی مشکلات پڑ گئیں۔ تمہاری کیا تکلیف۔ ذرا سی تکلیف وہ بھی نہیں جھیلی جاتی۔ آپ درود و استغفار کا ورد کریں۔ لاحول بکثرت پڑھیں۔ خدا سے اخلاص اور عبودیت پیدا کریں۔ صبر کو کام میں لاویں۔ ان اللہ مع الصابرین پر نگاہ غور کریں۔ کیا حضرت رسول اللہ کے وقت میں ریل جاری تھی۔ یا یکے چلتے تھے۔ وہ بھی تو بندۂ خدا تھے۔ ہزاروں سینکڑوں کوسوں کا سفر پیدل کرتے تھے۔ وہی خصلتیں پیدا کرو۔ وہی عادات اختیار کرو۔ ان اللہ غفور الرحیم۔ ہم ہی دعا کریں گے۔ فقط والسلام علیکم

کتبہ باذن حضرت امام ہمام۔ الکاتب سراج الحق از قادیان پنجاب ۱۶ مئی ۹۴ء)

(غالباً نام سید عبدالحی عرب تھا) حضور کچھ دیر آرام فرما کر نماز ظہر کے لئے باہر تشریف لائے۔ نماز ظہر حضور نے باجماعت ادا فرمائی۔ بعد نماز بہت سے احباب نے بیعت کی۔ اس وقت بھی مختلف مذاہب کے لوگ زیارت کے واسطے بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ نماز مغرب اور عشاء کے وقت تنگ کوٹھی پر ایک میلا لگا ہوا تھا

(۳)

اگلے روز صبح آٹھ بجے حضور علیہ السلام کی تقریر تھی جس کے لئے اشتہار کا مضمون حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تحریر فرمایا۔ مخالف مولویوں نے نہایت گندے اور اخلاق سے گرے ہوئے اشتہار شائع کئے۔ کہ کوئی شخص جلسہ میں نہ جاوے۔ اور حضور کی تقریر نہ سنے۔ ورنہ سب کافر ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ سعد اللہ لدھیانوی نے بھی حسب عادت گالیوں سے لبریز نظم و نثر میں اشتہار شائع کیا۔ جن کے جوابات بھی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تحریر فرما دیئے۔ اور حضرت منشی اروڑے خاں صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی نے نظم لکھی جو کہ اسی اشتہار میں چھپ گئی۔ جن کے متعلق میں نے خود غیر مذاہب کے اور غیر احمدی احباب سے سنا۔ کہ جواب نہایت معقول ہیں۔ اور شریفانہ اور مہذب طریق سے لکھے گئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب ایک مسافر کی حیثیت سے ہمارے شہر میں آئے ہیں۔ ہم پر ان کی مہمان نوازی فرض ہے۔ چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے۔ ہم ان کی خدمت کریں۔ نہ کہ اسی طرح گالیوں سے پر نظم و نثر میں ان کی ہجو لکھیں۔ جس میں ذرہ بھی صداقت نہیں ہے۔ یہ ہمارے شہر کے لئے ایک تاریخی دھبہ ہے۔

(۴)

۶ رنومبر ۱۹۰۵ء صبح آٹھ بجے حضور کی تقریر شروع ہوئی۔ پولیس کا انتظام معقول تھا۔ جلسہ میں کوئی بدنظمی نہیں ہوئی۔ لوگ ہزاروں کی تعداد میں حضرت اقدس کے کلمات طیبات سننے کے واسطے صبح سے ہی جمع ہو رہے تھے۔ ہر مذہب و ملت کے ہر طبقہ کے افراد موجود تھے۔ سرکاری دفاتر کے افسر اور اہلکار سکولوں کے اساتذہ اور طلباء کثرت سے موجود تھے۔ حضرت اقدس نے تمہیداً فرمایا۔ کہ ایک دن وہ تھا۔ جو میں لدھیانہ میں شروع زمانہ میں آیا کرتا تھا۔ تو سٹیشن پر ایک دو اور بعد میں چند ایک احباب ملنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ مگر کل آپ لوگوں نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر مجھے اس عرصہ میں عزت اور برکت دی۔ کہ لوگ ہزارہا کی تعداد میں اسٹیشن پر پہنچے ہوئے تھے اور تمام راستے میں یہی حالت تھی۔ حالانکہ میرے آنے کے متعلق کوئی اشتہار نہیں دیا گیا تھا۔ آج کے جلسہ کے متعلق اشتہار بھی میرے آنے کے بعد لکھا گیا تھا۔ تقریر میں حضور نے مباحثہ لدھیانہ کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی کا ذکر بھی فرمایا۔ جو کہ ان پیشگوئیوں کے گواہ تھے۔ اور اس کامیابی کو دیکھنے کے لئے اس وقت تک زندہ موجود تھے۔

حضرت اقدس کی یہ تقریر تقریباً چار گھنٹہ تک جاری رہی۔ آٹھ بجے صبح سے تقریباً بارہ بجے تک ختم ہوئی۔ جو کہ لیکچر لدھیانہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس تقریر کو قلمبند کرنے کے لئے دائیں اور بائیں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی (ایڈیٹر الحکم) اور حضرت مفتی ڈاکٹر محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر اسٹیج پر موجود تھے۔ درمیان میں صاحبزادگان والا تبار رونق افروز تھے۔ ان کے پیچھے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف رکھتے تھے۔ یہ خاکسار بھی حضور کے قدموں میں حاضر تھا۔ حضور تقریر فرما کر کرسی پر تشریف رکھتے تھے۔ اور تمام ہجوم حضور کے چہرہ مبارک کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا۔ حضور کا چہرہ مبارک ماہتاب عالمتاب کی طرح منور تھا۔ کچھ خدام جو کہ حضور کے پاس ہی تھے۔ حضور کے پاؤں مبارک دبانے لگے۔ چنانچہ اس وقت اس خاک کو بھی یہ شرف حاصل ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ میرے والد صاحب اور دادا صاحب جو کہ انتظام جلسہ میں مصروف تھے۔ انہوں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ کہ ہمارے بچہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی۔

(۵)

حضرت اقدس نے مع خدام دو روز لدھیانہ میں قیام فرمایا۔ پھر اسی گاڑی میں سوار ہو کر دارالامان تشریف لے گئے۔ راستہ میں امرتسر بھی قیام فرمایا اور تقریر کا بندوبست کیا گیا۔ لیکن دوران تقریر میں بعض مخالف لوگ فساد پر آمادہ ہو رہے تھے۔ آخر یہ تقریر بند کرنی پڑی۔ لدھیانہ میں حضرت قاضی خواجہ علی صاحب رض مکرم حضرت ماسٹر قادر بخش صاحب رض حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب رض۔ حضرت منشی حمید الدین صاحب رض حضرت شیخ محمد بخش صاحب رض۔ مکرمی شیخ محمد شفیع صاحب اور خاکسار کے والد صاحب رض اور دادا صاحب نے دن رات کام کیا۔

خاکسار مہاشہ فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف۔

بدخلقی

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

ایک تو اصلی بداخلاقی ہوتی ہے۔ یعنی اخلاق حسنہ کی جگہ کسی بڑے خلق یا عادت کا پایا جانا مثلاً چوری۔ جھوٹ۔ بدکاری وغیرہ یہاں اس کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ عام بدخلقی کا ذکر ہے۔ جسے بدمزاجی بھی کہتے ہیں۔ اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوتی ہیں:۔

(۱) خاندانی ورثہ میں ملتی ہے۔

(۲) بیماری کا نتیجہ ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی لمبی بیماری۔ تکان۔ کوفت۔ خصوصاً جگر کی خرابی۔ نیز بڑھاپا اور کمزوری اعصاب۔

(۳) افلاس اور مالی تنگی کی وجہ سے حساس ہو جانا۔

(۴) تکبر جیسے امراء۔ علماء اور حکام میں ہوتا ہے۔

(۵) دوسرے لوگوں کا بہت پیچھے پڑ جانا مثلاً سوالی۔ فقیر یا سفارشیں لینے والے اتنا پیچھے پڑتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اسی طرح بعض ناصح اور مبلغ بھی حد سے گذر جاتے ہیں۔ پھر مجبوراً سننے والے کو بدخلقی اختیار کرنی پڑتی ہے۔

(۶) صحبت بد۔

(۷) نازبرداری کے نتیجہ میں جیسے امیروں اور بزرگوں کی اولاد کی کی جاتی ہے۔

(۸) اپنی فطرتی بناوٹ۔

(۹) انتقامی۔ یہ شرفاء میں کم اور رذیلوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

(۱۰) بچپن کی بدتربیتی۔ مثلاً بچہ کا لوگوں سے الگ رہنا۔ اسی طرح ان کو گالی گلوچ اور بدمزاجی سے منع نہ کرنا۔ ہمیشہ اپنی مرضی پر چلنے دینا۔

(۱۱) ایام حمل میں ماں کی لمبی بیماری یا تکالیف

(۱۲) نقل یا ریس کرتے کرتے۔

(۱۳) جب ادنیٰ انسان یکدم ترقی کر جائے۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم شیخ عبدالخالق صاحب نومسلم)

مولوی رحمت اللہ صاحب مکی اپنی کتاب ازالۃ الشکوک حصہ دوم کے صفحہ ۱۷۷ پر لکھتے ہیں

"اگرچہ ان دنوں میں جو رجب کا مہینہ اور ۱۲۷۱ھ میں (ان کی حکومت کے زور و شور کا ملاحظہ کر کے جاہلوں کا اعتقاد یہ ہے۔ کہ قبل خروج امام مہدی کے یہ تسلط ان کا نہ جائے۔ اور ان کے ان قوانین محکمہ اور تدابیر مضبوط سے ترقی کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ پر اللہ کی قدرت کے لحاظ سے کچھ بعید نہیں۔"

اس سے قبل صفحہ ۱۷۶ پر لکھتے ہیں۔ "جب میں اکبر آباد پہنچا۔ تو بعض کو مذبذب پایا۔ اگر ان کو سمجھایا گیا۔ تو انہوں نے یہی کہا۔ کہ اگر تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو تم ہم کو قائل معقول کر دیتے ہو۔ اگر کسی اچھے پادری کے پاس جاتے ہیں۔ تو وہ ہم کو لاجواب کر دیتا ہے۔ تو اب ہم کس طرح سمجھیں۔ کہ تم ہی حق پر ہو۔ اور وہ باطل پر یا بالعکس بلکہ ہم تو حیرت کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں"

اس عبارت کا مختصر الفاظ میں مطلب یہ ہے۔ کہ ۱۲۷۱ھ میں پادری فنڈر صاحب اور دیگر دیسی پادری صاحبان نے مسلمانوں کو بحث و مباحثہ کے میدان میں سخت تنگ کر رکھا تھا۔ پادری صاحبان ہر جگہ تبلیغ خلاف اسلام کرتے کتب و ٹریکٹ مفت تقسیم کرتے اور ہر وقت بحث و مباحثہ تقریری و تحریری کے لئے تیار رہتے تھے۔ اب دوسری جانب نگاہ کیجئے۔ یہی مولوی رحمت اللہ صاحب مکی اپنی کتاب ازالۃ الشکوک حصہ اول میں دانی ایل کی کتاب کی پیشگوئیوں پر بحث کرتے ہوئے سنل چالنسی صاحب کی کتاب سے یہ عبارت نقل کرتے ہیں۔ کہ سنل چالنسی نے لکھا ہے۔ کہ میں نے ان پیشگوئیوں کے حل کا مضمون تقریباً تراسی کتب مشہور و مستند و مسلمہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے بموجب ایک یہ بھی ہے۔ کہ ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۷ء میں نزول مسیح چاہیئے۔ مگر یہ بات غلط نکلی۔ اور شاید دوسری توجیہات بھی سنل چالنسی کی غلط نکلیں گی" خدا را غور کرو۔ کیا ۱۲۷۱ھ میں جو لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ خروج امام مہدی کے پہلے عیسائیوں کا یہ زور شور ٹوٹ گیا۔ ان کا خیال صحیح نکلا یا نہیں۔ اور بقول سنل چالنسی ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۷ء میں مسیح کا نزول نہیں ہو چکا۔ حضرت اقدس موعود مسیح اقوام عالم ۱۸۳۵ء یا ۳۷ء میں پیدا ہوئے۔ اور حضور کا سلسلہ دن دلالت بموجب اعمال ۵/۳۳-۳ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور پادریوں کا یہ حال ہے۔ کہ احمدی بچہ جو طفل مکتب ہو۔ اس کو دیکھتے ہی حواس باختہ ہو کر میدان مناظرہ سے گریز اختیار کرتے ہیں۔ (عبدالخالق نومسلم)

دنیائے عرب کی سیاسیات میں تلاطم خیز انقلاب

فلسطین کے خرمن امن پر یہود کی چنگاری

عربوں کی بیداری ——— روس کی ریشہ دوانیاں

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد فلسطین

(۱) موجودہ جنگ کے ختم ہوتے ہی مشرق وسطیٰ میں ایسی سیاسی اور انقلابی رو پیدا ہوئی ہے۔ جس نے دنیا پر خاص اثر ڈالا ہے۔ اخبارات بین حضرات سے وہ حالات مخفی نہیں ہیں جو شام، مصر، شرق الاردن اور فلسطین میں رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جنگ کے اختتام پر اہل شام نے اپنے مطالبات اور حقوق کا مسئلہ پیش کر دیا۔ اور حصول استقلال اور آزادی کے لئے کوشش شروع کر دی۔ ان کی مساعی بار آور ثابت ہوئیں۔ اور ان کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ شامیوں نے اس پر خوشی اور مسرت کے گیت گائے۔ ملک بھر میں جشن منائے گئے۔ شامی شعراء نے بہت کمالات کا اظہار کیا۔ اور زعماء نے شامیوں کو ایک متحدہ پلیٹ فارم پر کھڑے ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا "التاریخ یعید نفسہ" کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرایا کرتی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ شام اقوام عالم میں وہی امتیاز اور درجہ حاصل کرے۔ جو اس کو ازمنہ ماضیہ میں حاصل تھا۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اذہان اور عزائم میں ایک خاص تغیر اور تبدیلی پیدا کریں۔ شامیوں میں اتحاد۔ استقلال اور قوم پروری کی روح پیدا ہونی چاہیئے۔ اور باہمی منافشات کو یک قلم چھوڑ دیا جائے۔ علماء نے بھی کوشش کر کے شام کے ایوان مبعوثین سے ایک قانون منظور کروا لیا۔ کہ ہر وہ شخص جو مذہبی منافرت پھیلائے گا۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔ شامی نوجوان اخبارات میں "ہم استقلال تام کی کس طرح حفاظت کر سکتے ہیں" کے موضوع پر خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ شامی مہاجرین نے بارش کی طرح روپیہ برسانا شروع کر دیا۔ استقلال کے بعد اصل شام میں خاص بیداری نظر آتی ہے

(۲) آج مصری نوجوانوں کی زبان پر صرف ایک نقرہ جاری ہے "انگریز اپنا بوریا بستر اٹھا کر مصر سے کوچ کر جائیں"۔ چنانچہ آئے دن قاہرہ اور اسکندریہ میں برطانوی افواج اور اہل مصر میں ناخوشگوار واقعات اور فسادات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ مصری صحافت جلتی پر تیل کا کام کر رہی ہے۔ مصر کا ادیب اپنا زور قلم دکھا رہے ہیں۔ علماء مذہب کی آڑ میں تحریک وطنیت کو تقویت دے رہے ہیں۔ اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مصری کے اندر یہ جذبہ اس حد تک پیدا ہو چکا ہے کہ اس کے بغیر نیند اور کھانا پینا اس کے لئے دو بھر ہو رہا ہے۔ اس وقت مصر میں ساڑھے سات لاکھ یورپین موجود ہیں۔ جنہیں اپنے مستقبل کے بارہ میں تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ مصر کے حالیہ فسادات نے نقراشی پاشا کو مجبور کر دیا کہ وہ وزارت کے قلمدان سے دست بردار ہو جائے۔ ان کے استعفےٰ کی بڑی وجہ جو مصری جرائد میں بیان کی گئی ہے یہ تھی کہ مصر میں اس قسم کے مظاہرات ہوئے جنہوں نے قاہرہ اور اسکندریہ میں خصوصاً دنگہ اور فساد کی صورت پیدا کر دی۔ برطانوی فوجی بارکوں پر حملے کئے گئے۔ اور سیاسی مخالفین نے مصر میں برطانوی فوج کی موجودگی اور مظاہرہ کرنے والے طلباء کے متعلق حکومت کی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی تھی نقراشی پاشا کی وزارت کے لئے کام کرنا مشکل ہو گیا ملک بھر میں وزارت کے متعلق بداعتمادی کی رو پھیلا دی گئی۔ ان حالات میں نقراشی پاشا نے استعفےٰ دیدیا اور صدقی پاشا نے وزارت بنانا منظور کر لیا۔ برطانیہ نے موجودہ جنگ میں بہت سے ورکشاپ اور ہوائی اڈے مصر میں بنا رکھے تھے۔ اس کے متعلق بھی یہ سوال اٹھایا گیا کہ ان کو فوراً اٹھا دیا جائے۔ چنانچہ مصری ماہرین فن مصر میں حکومت برطانیہ کے ورکشاپوں اور ہوائی اڈوں کا معائنہ کریں گے۔ تاکہ اس امر کا اندازہ لگایا جائے کہ انگریزوں کو مصر خالی کرنے میں کتنی مدت درکار ہو گی۔ ماہرین برطانیہ کی رائے ہے کہ انہیں مصر خالی کرنے میں کم سے کم پانچ سال کی مہلت درکار ہو گی۔ لیکن مصری ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کام کے لئے بارہ مہینے کافی ہیں۔ چنانچہ برطانیہ نے اپنی فوجوں کو مصر سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مسٹر چرچل نے لیبر پارٹی پر یہ الزام لگایا کہ وہ سلطنت کو تباہ کرنے کا کام کر رہی ہے ساٹھ سال کی محنت اور عرق ریزی سے برطانیہ نے سلطنت کی جو عمارت تعمیر کی تھی اسے اب برباد کیا جا رہا ہے۔

(۳) شرق اردن جو فلسطین کے مشرق میں واقع ہے۔ اس کو مشروط استقلال حاصل ہوا ہے۔ امیر عبداللہ کی تاج پوشی ہوئی۔ اور وہ جلالۃ الملک کہلائے۔ زعماء عرب اور ملوک عرب نے اور ان کے نمائندوں نے "تاجپوشی کی تقاریب میں طوعاً و کرھاً حصہ لیا۔ کرھاً میں اس لئے کہتا ہوں کیونکہ بعض عرب زعماء نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ انگلستان نے شرق الاردن کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس پر ہم عدم استحسان کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے موقعہ پر جبکہ عربوں میں جذبہ آزادی ان کی زندگی کا جزو اعظم ہو چکا ہے۔ اور محور و نقطہ مرکزی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ شرق الاردن کی حکومت نے اپنے ملک میں برطانوی فوج کی ایک کثیر مقدار رکھنا منظور کر لیا ہے۔ جس سے شرق الاردن کے علاوہ قریب کی مملکتوں کی آزادی بھی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ سوال حکومت سعودیہ یا اس کے ہمنواؤں کی طرف سے اٹھایا گیا ہو۔ اس امر کی تفصیل بیان کرنا اس وقت مناسب نہیں

قادیان میں جائیداد کی خرید و فروخت

جو اصحاب قادیان اور اس کے گرد و نواح میں زمین یا مکان وغیرہ خریدنا یا فروخت کرنا چاہیں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ انشاء اللہ اس میں انہیں ہر قسم کی سہولت اور حفاظت رہے گی۔

خاکسار مرزا بشیر احمد

قادیان

لکڑی کے تختے سے گوشت - ریشم اور مکھن

لکڑی کے ایک تختے سے گوشت کا ایک ٹکڑا - گھی کی ایک بوتل - ریشمی جراب کا ایک جوڑا اور آدھ سیر نقلی مکھن حاصل کرنا اب سائنس نے ممکن بنا دیا ہے۔
سائنسدان مدت سے اس کوشش میں تھے - اور تجربے کر رہے تھے۔ کہ موجودہ ذرائع کے علاوہ کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرنے کے اور وسائل کیا ہو سکتے ہیں - ان کی کوششیں اور تجربے کامیاب ثابت ہوئے ہیں - اور انہوں نے ایک نیا وسیلہ ڈھونڈ نکالا ہے۔ یہ لکڑی ہے جو آج کل جلانے اور فرنیچر بنانے اور مکانوں کی تعمیر میں استعمال ہوتی ہے پچھلے چند برسوں میں لکڑی اور اس کے برادے سے کھانے پینے کی سینکڑوں چیزیں حاصل ہوئی ہیں

لکڑی سے پروٹین

ہماری خوراک کے ایک جوہر کا نام پروٹین ہے - یہ جوہر گوشت میں ہوتا ہے - اب سائنسدان اسے لکڑی میں سے نکال رہے ہیں - سوئیڈن علاوہ امریکہ اور کینیڈا کے جن علاقوں میں جنگل ہیں - وہاں یہ پروٹین جوہر تیار کیا جاتا ہے - جنگ کے دوران میں جرمنی میں وہاں کے باشندے گوشت کی کمی اس جوہر سے جو لکڑی سے حاصل کیا جاتا تھا پوری کیا کرتے تھے -
سائنس نے اب تک کئی باتوں کو جو ناممکن معلوم ہوتی تھیں ممکن بنا دکھایا ہے - اس لئے لکڑی سے کھانے سے خوراک حاصل ہونے میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔
اس کا عمل یہ ہے - کہ پہلے لکڑی سے شکر نکالی جاتی ہے - اچھی لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے یا لکڑی کے برادے پر نمک کے تیزاب یا گندھک کے تیزاب سے خاص حالات میں عمل کیا جاتا ہے - یا پھر لکڑی کا گودا سا بنا لیا جاتا ہے - اس طرح گودے سے شکر کے علاوہ ایک ایسی شے پیدا ہوتی ہے جس سے مصنوعی ریشم بنایا جا سکتا ہے - جب شکر بن جاتی ہے - تو اسے خمیر اٹھایا جاتا ہے خمیر اٹھنے کے عمل میں الکحل بن جاتی ہے - اور اس کے بعد خمیر جو غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے - (محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں - تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو - تو دفتر کو اطلاع کر دے - (ریکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۵۲۹ - مکرم حوالدار غلام نبی ولد جلال خان صاحب قوم کاہلوں پیشہ زمینداری موضع چک جھیوہ ۱۱ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ / ۶ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد حسب ذیل ہے چک ۱۱ میں ½ مربعہ گھماؤں بھری زمین اور موضع جھیوہ ضلع سیالکوٹ میں بھی میری جدی جائیداد ہے - جو ہم چار بھائیوں میں تقسیم ہوتی ہے - میں چھٹے حصہ کا مالک ہوں - مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ نقد ذاتی امانت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع ہے میری ماہوار تنخواہ اس وقت مبلغ ۱۱/۴/- روپے ماہوار ہے - میں اپنی جائداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد: - حوالدار غلام نبی ہیڈ کوارٹر برما سگنل میمو برما - گواہ شد: - عبداللہ خان جمعدار ہیڈ کلرک برما جنٹل سنٹر میمو گواہ شد: - غلام نبی انجمن احمدیہ مانگا جانگڑیاں ضلع سیالکوٹ

۹۵۵۱ - محترمہ فاطمہ بیگم زوجہ سید مہر علی شاہ صاحب قوم راجپوت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ / ۱۲ / ۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر پانچ سو روپیہ ہے - اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے - مہر غیر مہر خاوند ہے - اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں - میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو - تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - الامۃ: - فاطمہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد: - سید مہر علی شاہ خاوند موصیہ - گواہ شد: - حافظ محمد ابراہیم صاحب والد موصیہ - نشان انگوٹھا

"ہم سب کو قحط دُور کرنے کیلئے لازمی طور پر کوشش کرنی چاہیئے"

——— مسز سروجنی نائیڈو

حیدرآباد دکن میں ۱۳ فروری کو تقریر کرتے ہوئے مسز نائیڈو نے کہا:— "آپ اس نازک موقع پر اپنی قوت عمل کا ثبوت دیں گے یا نہیں دیں گے۔ کیا اس طرح مصیبت زدوں کی خدمت نہ کریں گے؟ خواہ وہ بڑے بڑے رئیس ہوں جو بڑی بڑی ریاستوں اور علاقوں پر حکمرانی کر رہے ہوں۔ خواہ وہ بھوکے کسان ہوں جو اپنے جھونپڑوں میں اپنے فلاکت زدہ بیوی اور بچوں کو فاقوں سے مرتا دیکھ رہے ہوں۔ لیکن ہندوستان کی قسمت ایک ناقابل تقسیم ہے اور کوئی فرد بشر اس مصیبت کی گھڑی میں ناکامیاب رہنے کی جرأت نہیں کرسکتا ہے۔ جب بھوکوں کی آوازیں تمہاری امداد کے لئے تمہیں بلا رہی ہوں تو اس کے مقابلے میں کوئی چیز زیادہ اہم نہیں ہے"

بیان ۱۳ فروری

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر متنفس اپنا صحیح حصہ پا سکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ منفعت باز ذخیرہ بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے تو یہ یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے۔ چور بازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

غذائی بحران کو شکست دیجئے

ملکر کوشش کیجئے — ملکر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۹ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں مسٹر جناح نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج تک ہم نے آئینی ذرائع سے ہی کام لیا ہے۔ لیکن آج ہم نے آئین پسندی کو خیرآباد کہہ دیا ہے۔ ہم نے وزارتی سکیم کے استرداد اور ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا فیصلہ ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ اور کامل غور و خوض کے بعد کیا ہے۔ ہم گول مول بات کہنے کے عادی نہیں ہیں۔ ہمیں گذشتہ چند ماہ میں ایک تلخ تجربہ ہوا ہے ایسا تلخ سبق ہمیں آج تک کبھی نہ ملا تھا۔ اب سمجھوتہ کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ لہٰذا آؤ ہم سب مل کر آگے بڑھیں۔ آخر میں آپ نے فردوسی کا وہ شعر پڑھا جس کا مضمون یہ ہے کہ اگر تم امن کے متلاشی ہو تو ہم بھی جنگ کے خواہاں نہیں۔ لیکن اگر تم جنگ کے لئے بے قرار ہو تو ہم بھی بلاپس و پیش اسے قبول کرتے ہیں۔

لنڈن ۲۹ جولائی۔ وزارتی سفارشات کے بارے میں لیگ کونسل نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے متعلق پارلیمانی حلقے پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آج برطانوی وزارت کے اجلاس میں اس فیصلہ سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا۔ سردست پارلیمنٹ کے کسی رکن نے اظہار رائے نہیں کیا۔

دہلی ۲۹ جولائی۔ دہلی کے سرکاری حلقوں میں بھی لیگ کے فیصلہ پر سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ لیکن دستور ساز اسمبلی کو بلانے کے لئے انتظامات بدستور جاری ہیں۔ وائسرائے اس سلسلہ میں اپنے مشیروں سے مشورہ کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۹ جولائی۔ بلدیہ دہلی کے تین ہزار ملازموں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ان میں خاکروب، اخباری کارکن اور کشاپوں کے مزدور مالی اور قلی شامل ہیں۔ آج بازاروں میں فضلہ اور گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ میونسپلٹی کی عمارتوں پر مسلح پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

بمبئی ۳۰ جولائی۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا پھر اجلاس ہوا جس میں لیگ کونسل کے فیصلوں کی روشنی میں عملی پروگرام وضع کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ اس سلسلے میں ایک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے جو براہ راست کارروائی کرنے کے لئے پروگرام بنائیگی۔ ورکنگ کمیٹی نے لنکا کے ہندوستانیوں کی شکایات پر بھی غور کیا۔

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ڈیڑھ گھنٹہ تک وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

واردھا ۳۰ جولائی۔ پنتھک بورڈ کے صدر رنجن سنگھ گل کے مشورہ پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۷ اگست کو سکھوں اور کانگرس کے ذمہ دار لیڈروں کے درمیان بات چیت ہو۔ تاکہ باہمی اختلافات کو رفع کر کے متحدہ پروگرام بنایا جا سکے۔

لنڈن ۳۰ جولائی۔ نائب وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ ہندوستان میں اناج کی سپلائی کی حالت بحیثیت مجموعی بہتر ہو رہی ہے۔ اگست کے مہینے میں اسی ہزار ٹن اناج امریکہ سے ہندوستان آئے گا۔ جس میں تیس ہزار ٹن آٹا بھی ہوگا۔

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ ڈاک و تار کی ہڑتال کی حالت بدستور ہے۔ ملازمین کی یونین کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا۔ امید ہے گورنمنٹ ۴ اگست تک ضرور ہمارے ساتھ سمجھوتہ کر لے گی۔

متھرا ۲۹ جولائی۔ حکومت ہند نے راجہ مہندر پرتاپ کو جو اس وقت جاپان میں امریکی حکام کی زیر حراست ہیں۔ ہندوستان میں واپس آنے کی اجازت دیدی ہے۔

سکندریہ ۲۹ جولائی۔ مشرق وسطیٰ کے برطانوی افواج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان جاری کیا گیا ہے۔ کہ قاہرہ میں مقیم انگریزی فوج ستمبر کے آخیر میں یہاں سے چلی جائیں گی۔ مصر سے برطانوی فوج کی واپسی کا یہ پہلا مرحلہ ہوگا۔

لاہور ۲۹ جولائی۔ بارش کی کثرت کی وجہ سے دریائے راوی میں شدید طغیانی آگئی۔ جس کی وجہ سے گوجرانوالہ سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے اضلاع کے سینکڑوں دیہات زیر آب ہو گئے۔ اور فصل ربیع قریباً تباہ ہو گئی ہے۔ پانی تادم تحریر چڑھ رہا ہے۔

پونا ۲۹ جولائی۔ اچھوتوں نے سول نافرمانی کی جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اسے فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۲۹ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سندھ اسمبلی کا اجلاس ۵ ستمبر کو منعقد ہوگا۔ جس میں حزب مخالف کی طرف سے وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائیگی۔

جبل پور ۲۹ جولائی۔ آل انڈیا ملٹری اکاؤنٹس آفس یونین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملٹری اکاؤنٹس میں کام کرنے والے چالیس ہزار کلرک مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں ۱۵ اگست سے ہندوستان بھر میں ہڑتال کر دیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت ۲۵ ہزار کلرکوں کو عنقریب برطرف کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے یونین نے عدم تعاون کا فیصلہ کیا ہے۔

مدراس ۲۹ جولائی۔ حکومت مدراس چھوٹے بچوں کی صحت کی حفاظت کے پیش نظر سگرٹ نوشی کی روک تھام کرنے کیلئے کوئی موثر قدم